Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۸/۴۳ | جمعرات: ۱۱ - شعبان ۱۴۱۳ھ، ۴ - تبلیغ ۱۳۷۲ ہش، ۴ - فروری ۱۹۹۳ء | نمبر ۳۰

خدا تعالیٰ کے پیار کی یقینی راہ

خدا کی راہ میں قربانیاں دو اور اس کے دین کی خدمت کرو۔ تم خدا کی مخلوق کے ساتھ خیر خواہی کا سلوک کرو۔ بنی نوع انسان سے ہمدردی کرو۔ ان کی خدمت کرو۔ ان کے حقوق ان کو دو۔ یہ ایک بنیادی چیز ہے۔ اگر تم اپنی طرف سے اپنے دائرہ استعداد کے اندر انتہائی کوشش کروگے تو کوئی طاقت تمہیں خدا تعالیٰ کے پیار سے محروم نہیں کر سکتی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثالث)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ایک شخص کا ہمیں واقعہ یاد ہے کہ اس کی کسی نے دعوت کی اور کھانا وغیرہ کھلا چکنے کے بعد میزبان نے اپنے مہمان کی خدمت میں عذر کیا کہ مَیں جیسا کہ آپ کی خدمت کا حق تھا ادا نہیں کر سکا یعنی جیسا کہ قاعدہ ہے اپنی طرف سے معذرت کی۔ مگر مہمان کچھ ایسا شوریدہ مغز تھا کہ میزبان کی اس بات سے بھڑک اٹھا اور کہنے لگا کہ کیا تم مجھ پر اس طرح سے اپنا احسان جتانا چاہتے ہو۔ تمہارا نہیں بلکہ میرا تم پر بہت بھاری احسان ہے۔ میزبان نے فرمایا کہ یہ اور خوشی کی بات ہے۔ مَیں وہ بھی جاننا چاہتا ہوں۔ تو اس مہمان نے کہا کہ دیکھو جب تم سامانِ مہمان داری میں مصروف تھے اور میری طرف سے بالکل بے خبر تھے۔ مَیں تنہا اس جگہ موجود تھا اگر میں تمہارے اس مکان میں آگ لگا دیتا تو تمہارا کتنا نقصان ہوتا۔ پس مَیں نے تم پر احسان کیا ہے۔ نہ کہ تم نے۔

غرض ترکِ شر کی یہ ایک مثال ہے مگر یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے سامنے ایسی مثال کوئی پیش نہیں کر سکتا۔ وہاں تو جیسا کرے گا ویسا پائے گا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۵۶۲-۵۶۳)

دوستوں کو چاہیئے کہ انکسار کا دامن پکڑ لیں

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"دوستوں کو چاہیئے کہ انکسار کا دامن پکڑ لیں اور کسی معاملہ میں تکبر نہ کریں۔ اگر آپ تکبر نہیں کریں گے تو آپ کے منہ سے دکھ کا کلمہ بھی نہیں نکلے گا۔ کیونکہ خواہ کوئی بحث ہو رہی ہو یا آپس کا کوئی انسانی معاملہ ہو ہر معاملہ میں تکبر اثر انداز ہو رہا ہوتا ہے اس لئے انکسار سیکھیں۔ اور انکسار سیکھیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیونکہ آپ کو اس میں درجۂ کمال حاصل ہے حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے اگر انسان انکسار کا صحیح مفہوم سمجھ جائے تو اسے ساری دنیا کی دولتیں میسر آجاتی ہیں۔ بعض لوگ بیچارے انکسار کے مفہوم کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں انکسار میں بھی تکبر کر رہے ہوتے ہیں۔ اس مسئلہ میں اتنا دھوکہ لگتا ہے کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔ ایک امیر آدمی اپنی امارت کا رعب جتانے کے لئے یہ کہہ دیتا ہے کہ جی میرا چھوٹا سا گھر ہے۔ بس چھوٹی سی کٹیا ہے۔ آپ اس میں تشریف لائیں۔ اس میں دراصل انکسار کا اظہار نہیں ہو رہا ہوتا مراد یہ ہوتی ہے کہ تم میری وہ چھوٹی سی کٹیا دیکھو گے جو بڑے بڑے محلوں سے بھی افضل ہے۔ اسی طرح اپنے کھانے کو بظاہر جب وہ برا بھلا کہتا ہے تو وہ بھی انکسار کی وجہ سے نہیں کہتا بلکہ اس میں بھی دکھاوے کا ایک رنگ ہوتا ہے۔ یہ بھی برتری کے اظہار کا ایک طریق ہے۔ اس لئے بعض لوگوں کے انکسار میں بھی تکبر پایا جاتا ہے۔ جب معاشرے بگڑتے ہیں تو یہ حال ہو جاتا ہے۔ اس لئے حکمت کے ساتھ آنکھیں کھول کر معاملہ کریں۔ جماعت احمدیہ کی بہت ہی ذمہ داری ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ وہ نہ صرف اخلاق پیدا کریں بلکہ اخلاق کو مکارم تک پہنچائیں اور مکارم سے آگے بڑھا کر مکارم اخلاق کو بھی زینت بخشیں۔"

(خطبہ فرمودہ ۷ فروری ۱۹۸۶ء)

اعلان

○ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام کلاس دہم کے طلباء کے لئے فری کوچنگ کلاس کا اجراء مورخہ ۴ فروری ۹۳ بروز جمعرات سے جامعہ احمدیہ میں کیا جا رہا ہے کلاس روزانہ چار بجے شام شروع ہوا کرے گی۔ اور اس میں انگلش کے ساتھ ساتھ تمام سائنس کے مضامین بھی پڑھائے جائیں گے۔ تمام طلباء اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

ناظم امور طلباء۔
مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

مظہر علی خان صاحب وفات پاگئے

ممتاز صحافی اور دانشور مظہر علی خان ۲۸ جنوری ۱۹۹۳ء بروز جمعرات انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۷۴ سال تھی۔ مشہور صحافی تھے اور اپنی تحریروں میں سچائی اور دیانت کے قائل تھے۔ انہوں نے انگریزی صحافت سے تعلق رکھا اور ماضی قریب میں لاہور سے ہفت روزہ ویو پوائنٹ شائع کرتے رہے۔

مظہر علی خان نے ۱۹۴۶ء میں پاکستان ٹائمز کے اسسٹنٹ ایڈیٹر کے طور پر اپنی صحافتی زندگی کا آغاز کیا اور ۱۹۵۱ء میں فیض احمد فیض کی گرفتاری کے بعد ایڈیٹر مقرر ہوئے۔ جب اس ادارے کو سرکاری تحویل میں لیا گیا تو وہ تیرہ سال ایڈیٹر رہنے کے بعد ادارے سے علیحدہ ہو گئے۔ اور سرکاری نوکری سے انکار کر دیا۔ بعد ازاں انہوں نے سول اینڈ ملٹری گزٹ، ڈھاکہ کے اخبار فورم اور ڈان میں کام کیا۔ ۱۹۷۵ء میں ویو پوائنٹ جاری کیا۔ ۱۷ سال یہ شمع جلتی رہی۔ بالآخر فروری ۱۹۹۲ء میں جب خسارہ حد سے بڑھ گیا تو اسے بند کرنا پڑا۔

جناب مظہر علی خان ان صحافیوں میں سے تھے جو اصولوں پر کبھی سمجھوتہ نہ کرتے تھے اور اس کے لئے مسلسل قربانیاں دیتے رہتے تھے۔ وہ ایک بااصول اور باضمیر صحافی کی مثال تھے۔ ایسے صحافی کسی بھی ملک کے لئے عظیم سرمایہ ہوتے ہیں۔

محترم مظہر علی خان صاحب نے تحریک پاکستان میں بھی حصہ لیا جیل بھی گئے۔ اور مسلم لیگ میں بھی شامل رہے۔ انہوں نے فوج میں بھی نوکری کی۔

"اس سال مطمح نظر یہ رکھیں کہ انسان کو انسانیت کے آداب سکھائے جائیں۔" (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ | قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۴- تبلیغ ۱۳۷۲ہش ۴- فروری ۱۹۹۳ء

صفائی اور تزئین

سادہ حسن کا ذکر کرتے ہوئے اکثر کہا جاتا ہے کہ دیکھا نہیں چاند بغیر گہنے کے کتنا اچھا لگتا ہے۔ بات تو ٹھیک ہے۔ حسن اپنی سادگی میں بھی بہت اچھا لگتا ہے اور اسی طرح چاند کی اپنی ایک خوبصورتی ہے۔ لیکن شائد ہم یہ بات بھول جاتے ہیں کہ چاند کا بھی ایک زیور ہے۔ اور جب چاند وہ زیور پہن لیتا ہے تو بہت ہی خوبصورت لگتا ہے۔ حتیٰ کہ اسے انسانوں کے لئے ایک مثال کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ وہ زیور ہے ہالا۔ چاند کے گرد ہالا ہو تو وہ کتنا زیادہ خوبصورت ہو جاتا ہے۔ انسانوں میں اس کی مثال یوں دی جاتی ہے کہ فلاں شخص — جو واقعی ایک بڑی شخصیت ہے۔ ہالے میں چاند کی طرح مجلس میں آیا۔ یعنی اس کے مداح اس کے ارد گرد موجود تھے اور وہ چل رہا تھا تو اس طرح معمول سے بھی زیادہ خوبصورت لگ رہا تھا۔ یا اسکی ذاتی وجاہت میں اضافہ ہو رہا تھا۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ خوبصورتی اپنی جگہ پر لیکن اس کو دوبالا کرنے کے لئے تزئین کی بھی ضرورت ہے۔ انسانوں نے مختلف چیزوں کی تزئین کے لئے مختلف باتیں پیش کی ہیں۔ اور تجربے نے بتایا ہے۔ کہ وہ باتیں واقعی حسن میں اضافہ کرتی ہیں۔ اسی لئے تو تزئین کی باتوں پر بے شمار خرچ کیا جاتا ہے۔ البتہ یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ گندگی کے اوپر تزئین کے کوئی معنی نہیں۔ پہلے صفائی پھر تزئین۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ تزئین کا بنیادی نقطہ صفائی ہے۔

باقی چیزوں کی طرح شہروں کی بھی تزئین ہوتی ہے۔ ربوہ کی تزئین کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی۔ جو اپنا کام کر رہی ہے۔ جگہ جگہ بورڈ لگا دیئے گئے ہیں کہ کوڑا یہاں نہ پھینکیں۔ اور کوڑا پھینکنے کے لئے چاردیواریاں بنا دی گئی ہیں۔ اگر اس سلسلہ میں پوری طرح تعمیل کی جائے تو یقیناً ربوہ کی تزئین ہو جائے گی۔ لیکن ہم یہ ضرور کہنا چاہیں گے۔ کہ تزئین کمیٹی چاہے کچھ بھی کرتی رہے اگر تزئین کی بنیاد قائم نہیں کی جائے گی یعنی ہر جگہ صفائی نہیں ہوگی تو تزئین کیا کرے گی۔ گھر صاف ہوں۔ گلیاں صاف ہوں۔ سڑکیں صاف ہوں — اور یہ سارا کام تزئین کمیٹی کا نہیں بلکہ ہمارا ہے ہم سب کا۔ ہر شہری کا۔ تو یقیناً تزئین کے لئے کیا گیا کام واقعی تزئین کا باعث بنے گا۔ پس آئیے صفائی کا بھی اہتمام کریں اور تزئین کمیٹی کے ساتھ بھی تعاون کریں۔

انصاف پہ اقدارِ زمانہ کا بھرم ہے
ہر ایک ترقّی کا یہی پہلا قدم ہے

ہو دین کہ دنیا یہ ضرورت ہے ہماری
انصاف سے کچھ بیش ہے دنیا میں نہ کم ہے

ـــــــ ابوالاقبال

فلک کے ماہ و نجوم ان کے زمیں کی کُل کائنات اُن کی
جو ہو رہے ہیں کسی حسیں کے حیات ان کی ممات ان کی

نہ وہ ہیں شرقی نہ وہ ہیں غربی شمال کے نے جنوب کے ہیں
سما گئے ہیں کچھ ایسے ہر سُو نظر میں ہے شش جہات ان کی

ہزار تیغ و کفن سے اُلجھے ہزار دار و رسن سے گذرے
پہنچ گئے ہیں وہ آستاں تک وفا کی راہِ ثبات ان کی

وہی ہیں وارث زمیں کے لیکن ہے ان کی یہ شانِ بے نیازی
کہ گاڑ لیں گے ہٹا کے خیمے ہو گرچہ نہرِ فرات ان کی

ہے دوستوں سے اگر مروّت تو دشمنوں سے بھی ہے مدارا
یہ حُسنِ طینت ہے ذات ان کی یہ خلقِ عالی صفات ان کی

ہر ایک لمحہ ہر ایک وقفہ ہے ان کے نزدیک اِک امانت
کٹا کے سَر خاک میں تڑپنا ہے زندگی کی زکات ان کی

نصیرؔ کچھ لوگ جیتے جی ہی لقاء کی سرمستیوں میں گُم ہیں
ہر ایک دِن روزِ عید ان کا ہر ایک شب شب برات ان کی

نصیر احمد خان

تحریک جدید کی ذمّہ داری ہر مخلص احمدی کی ذمّہ داری ہے

"خدا تعالیٰ کے کام پریذیڈنٹوں اور سیکرٹریوں سے وابستہ نہیں ہوتے۔ اور نہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کسی جماعت سے یہ پوچھے گا کہ تمہارا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری کیسا تھا بلکہ وہ افراد سے یہ پوچھے گا کہ تم کیسے تھے۔ اگر کسی جگہ کا پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سُست ہوگا اور ان کی سُستی کی وجہ سے جماعت کے لوگ تحریک میں حصہ لینے سے محروم رہیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف نہیں کرے گا بلکہ وہ کہے گا کہ تم میں ہر شخص سیکرٹری اور پریذیڈنٹ تھا اور تمہارا فرض تھا کہ جب کوئی پریذیڈنٹ یا سیکرٹری سُستی میں مبتلا تھا تو تم خود اس کی جگہ کام کرتے۔ کسی جماعت کو اس بات پر مطمئن نہیں ہو جانا چاہیئے کہ اس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے بلکہ اُسے اس وقت تک اطمینان کا سانس نہیں لینا چاہیئے جب تک کہ اس میں ساری جماعتیں حصہ نہ لے لیں۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ - الثانی

لجنہ کالم

۲۷ دسمبر ۱۹۳۹ء کو دیگر امور کے علاوہ حضور نے فرمایا۔

اب میں ایڈریس کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اس میں ایک غلطی کی گئی ہے اور وہ یہ کہ صرف قادیان کی لجنہ کا حق نہیں تھا کہ وہ انفرادی رنگ میں اپنی طرف سے ایڈریس پیش کر دیتیں۔ بلکہ باہر کی لجنات کا بھی حق تھا اور کوئی وجہ نہیں تھی کہ ان کو شامل نہ کیا جاتا۔ قادیان کی لجنہ کو اس لئے خصوصیت حاصل نہیں کہ وہ ایک ممتاز لجنہ ہے۔ بلکہ اس لئے فوقیت حاصل ہے کہ وہ مرکزی لجنہ ہے۔ اگر وہ اپنے نام کے ساتھ صرف قادیان کا نام نہ لکھتیں تو دوسروں کے حوصلے وسیع ہو جاتے اور تمام لجنات کی طرف سے مشترکہ ایڈریس ہو جاتا۔

اس کے بعد میں جماعت کی مستورات کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ انہیں اپنے اپنے مقام پر لجنات قائم کرنی چاہئیں اور کام کرنے والی عورتیں اس میں داخل کرنی چاہئیں۔ جس طرح دماغ بات نہیں کر سکتا اور اسی طرح جب تک ہاتھ نہ ہوں انسان کوئی کام نہیں کر سکتا۔ اگر کسی جگہ آگ لگ جائے اور ایک لنگڑا آدمی وہاں ہو تو اس کا دماغ فوراً یہ فیصلہ کر دے گا۔ کہ بھاگ جا لیکن اس کے پاؤں جواب دے رہے ہوں گے اور باوجود دماغ کے فیصلے کے وہ بھاگ نہیں سکے گا۔ اسی طرح اگر ایک عورت کا بچہ گڑھے میں گر جائے تو باوجود اس کے کہ عورت کا دماغ کہے گا کہ اسے نکال اگر اس کے ہاتھ نہیں تو نکال نہیں سکے گی۔ لجنات بھی نظام سلسلہ میں بازو کی حیثیت رکھتی ہیں اور ضروری ہے کہ تمام مقامات پر ان کا قیام کیا جائے۔ پس اپنی اپنی جگہ لجنات قائم کرو۔ اور اپنی اخلاقی تعلیمی اور دینی تربیت کا سامان کرو۔ اس وقت تک صرف ۲۵ لجنات قائم ہیں حالانکہ مردوں کی ۷۵۰ انجمنیں ہیں۔ تمہیں چاہیے کہ اس سستی کو دور کرو اور ہر جگہ لجنہ اماء اللہ قائم کرنے کی کوشش کرو۔۔۔

اس کے بعد حضور نے فرمایا۔

بعض مرضیں بعض قوموں میں زیادہ ہوتی ہیں مثلاً ہمارے ملک میں سینکڑوں خون ہر سال ہو جاتے ہیں۔ ذرا غصہ آیا۔ مرد نے گنڈاسہ اٹھایا اور دوسرے کا سر کاٹ دیا۔ کسی جگہ زمین کا جھگڑا ہو گیا۔ یا شادی بیاہ یا لین دین کے معاملہ میں اختلاف ہو گیا تو قتل کر دیا۔ یہ بات عورتوں میں بہت کم ہے۔ اگر سارے سال میں سینکڑوں مرد پھانسی پاتے ہیں تو اس کے مقابل میں عورت صرف ایک ہو گی مگر بعض ایسی باتیں ہیں جو عورتوں میں زیادہ ہوتی ہیں جس طرح مردوں میں قتل و خونریزی زیادہ ہے اسی طرح عورتوں میں جھوٹ زیادہ ہے اور جہاں مرد گنڈاسہ لئے پھرتا ہے وہاں عورت زبان سے قتل عام کرتی پھرتی ہے۔

اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیعت لیتے وقت عورتوں سے یہ عہد لیا کرتے تھے۔ کہ ہم جھوٹے اتہام نہیں باندھیں گی۔ معلوم ہوتا ہے عرب عورتوں میں اتہام لگانے کی عام عادت تھی۔ پھر جھوٹ بولنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچوں کو بھی اس کی عادت پڑ جاتی ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ جب ہماری ماں جھوٹ بولتی ہے تو ہم اس سے زیادہ کیوں نہ بولیں۔ ایک قصہ مشہور ہے کہتے ہیں دو دوستوں نے آپس میں کہا کہ اپنے اپنے خاندان کی کوئی بات سناؤ۔ اس پر ایک کہنے لگا کہ اب تو وہ بات نہیں رہی ہم تو بڑے رئیس ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ ہمارے نانا کا اتنا بڑا طویلہ تھا کہ جب قحط پڑا کرتا تو سارے شہر کے جانور اس کے ایک کونے میں سما جاتے تھے دوسرا کہنے لگا ہمارے نانا جان کے پاس ایک ایسا بانس تھا کہ جب کبھی بارش نہ ہوتی تو وہ بانس سے بادلوں کو چھید کر بارش برسا لیتے۔ دوسرے کو غصہ آ گیا کہنے لگا تمہارے نانا جان یہ بانس رکھا کہاں کرتے تھے۔ وہ کہنے لگا تمہارے نانا جان کے طویلہ میں۔ اب یہ دیکھو یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے۔ جو ان دونوں نے بولا۔ تھوڑے ہی دن ہوئے میں نے ایک اور قصہ پڑھا ہے کہ ایک رنگریز کی لڑکی سکول میں داخل ہوئی۔ ادھر سے ایک حلوائی کی لڑکی بھی داخل ہوئی اس نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو۔ حلوائی کی لڑکی کہنے لگی کہ میرے ابا ڈپٹی ہیں دوسرے کہنے لگی میرے ابا بڑے بینکر ہیں۔ ساہوکارہ کا کام ہے اور بیسیوں ہمارے مکان ہیں۔ ایک دفعہ اس نے اپنی سہیلی کی دعوت کر دی۔ اب بینکر کی لڑکی کے ہاں نوکر تو تھے نہیں اس نے اپنے بھائی بہنوں کو نوکر بنایا پیسٹری رکھی جلیبیاں منگوائیں۔ بازار سے چائے کے برتن منگوائے اور جب ڈپٹی کی لڑکی آئی تو دونوں طرف سے باتیں ہونے لگیں ابھی یہ باتیں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک ہمسائی آئی جب اس کی نظر دوسری لڑکی پر پڑی تو کہنے لگی۔ یہ تو ہمارے رنگریز بھائی کی لڑکی ہے۔ حلوائی کی لڑکی کہنے لگی یہ تو بینکر کی لڑکی ہے۔ وہ کہنے لگی بینکر کی بیٹی ہے یہ تو ہمارے محلہ کے فلاں رنگریز کی لڑکی ہے تو یہ پاکھنڈ محض اس لئے بنایا کہ وہ اس کو امیر سمجھے اور یہ اس کو۔ تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ایمان لانے والے جھوٹ سے الگ رہتے ہیں۔ اگر انہیں پتہ لگے کہ فلاں نے جھوٹ بولا ہے تو اس کی دوستی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور وہ کسی جھوٹے سے تعلق نہیں رکھتا اور گو اس تعلیم کے مرد بھی مخاطب ہیں۔ مگر عورتیں اس کی زیادہ مخاطب ہیں۔ اسی وجہ سے بیعت کی شرطوں میں اب جھوٹ سے بچنے کے عہد کو بھی شامل کر لیا گیا ہے پہلے بیعت کے الفاظ یہ تھے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گی مگر اس کے ساتھ یہ زیادہ کر دیا گیا ہے کہ میں جھوٹ نہیں بولوں گی۔ پس تم اپنے دلوں میں یہ اقرار کرو کہ جھوٹ نہیں بولو گی۔ جھوٹ کے یہ معنے نہیں کہ تم ہر ایک کو اپنی بات بتلاؤ۔ مثلاً اگر کسی چور کی بیوی تمہارے پاس راز لینے آتی ہے تو تم اس سے کہہ سکتی ہو کہ میں نہیں بتاتی جاؤ نکل جاؤ۔ یہ جھوٹ نہیں ہو گا لیکن یہ ضرور جھوٹ ہو گا کہ تم اسے اصل جگہ چھپا کر دوسری جگہ بتاؤ۔ پس آج تمام احمدی عورتیں کان کھول کر سن لیں کہ عورت کی بیعت میں یہ عہد شامل ہے اور جو جھوٹ بولے گی وہ خود اپنی بیعت کی شرط کو توڑنے والی ہو گی۔

ہماری تاریخ

حضرت امام جماعت الثانی کے زمانہ امامت کی ابتداء میں ملاقات کی غرض سے آنے والوں کے لئے کوئی مخصوص یا مستقل عمارت نہیں تھی۔ نمازوں اور درس کے مواقع پر بھی شرف ملاقات حاصل کیا جاتا تھا۔ اور اس بالاخانے پر بھی جو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کی بیٹھک کے اوپر تھا جہاں لکڑی کی سیڑھیاں رکھی ہوئی تھیں۔ اس کے علاوہ گول کمرہ میں جہاں کئی سال تک آپ کا دفتر بھی رہا اور ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں۔ ۱۹۲۶ء کے قریب آپ کے مکان سے متصل آپ کی رہائش گاہ تعمیر کی گئی۔ جس میں آنے والوں سے ملاقاتیں بھی ہونے لگیں اور آپ کا دفتر بھی اس میں منتقل کر دیا گیا۔ جون ۱۹۴۷ء تک برابر قائم رہا۔

اسی طرح شروع میں دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے نام سے کوئی الگ شعبہ بھی موجود نہیں تھا۔ تاہم حضور کی ڈاک اور ملاقات کے انتظام کے لئے حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب ہلالپوری افسر ڈاک مقرر ہوئے آپکی اعانت حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب بھی فرماتے تھے۔ حضرت پیر افتخار احمد صاحب بطور محرر کام کرتے تھے۔ حضرت پیر صاحب حضرت امام جماعت الثانی کی ڈاک کی خدمت جولائی ۱۹۲۶ء تک انجام دیتے رہے اور ۶۰ سال کی عمر میں اسی سے ریٹائر ہوئے دفتر ڈاک میں خط و کتابت پر جو اخراجات ہوتے وہ میزان کے بعد صیغہ مال سے ادا کئے جاتے۔ بالفاظ دیگر ڈاک مال کی ایک مد میں شامل تھا۔ لیکن جب کام بڑھ گیا تو یکم مارچ ۱۹۱۸ء سے دفتر ڈاک کا مستقل صیغہ قائم کیا گیا۔ اس نئے انتظام میں حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب نیر افسر ڈاک مقرر ہو گئے اور حضرت پیر صاحب کے ساتھ امیر احمد صاحب قریشی بطور دفتری لگائے گئے۔ حضرت ماسٹر عبدالرحیم صاحب نیر اپنی بیماری کے باعث ۱۲ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو ماسٹر علی محمد صاحب بی اے بی ٹی افسر ڈاک مقرر ہوئے۔ فروری ۱۹۲۰ء میں مولوی عبدالرحیم صاحب درد کو (جو اس وقت مولوی رحیم بخش صاحب کے نام سے یاد کئے جاتے تھے) یہ ذمہ داری سپرد ہوئی اور انہی کے زمانہ سے افسر ڈاک کو پرائیویٹ سیکرٹری کے نام سے موسوم کیا جانے لگا۔ مولانا عبدالرحیم صاحب درد ۱۹۲۲ء سے ۱۹۲۴ء تک اس عہدے پر متمکن رہے ان کے بعد جن اصحاب نے یہ خدمت انجام دی۔ انکے نام یہ ہے۔

صوفی عبدالقدیر صاحب نیاز بی اے
شیخ یوسف علی صاحب بی اے
حضرت مفتی محمد صادق صاحب
شیخ یوسف علی صاحب بی اے
ملک صلاح الدین صاحب ایم اے
مولوی عبدالرحیم صاحب درد ایم اے
چوہدری منظفر الدین صاحب بی اے
خانصاحب میاں محمد یوسف صاحب
مولوی عبدالرحمان صاحب انور
کیپٹن ملک خادم حسین صاحب
شیخ مبارک احمد صاحب
میاں محمد شریف صاحب اشرف

"انسانیت کو اس وقت انسان بننے کا پیغام دینے کی ضرورت ہے"

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ـــــ نون سین

صدر کلنٹن / صدر صدام

اگرچہ بل کلنٹن کے متعلق یہ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے کھل کر کہا ہے کہ صدر بش نے عراق پر جو حملہ کرنے کا حکم دیا ہے وہ اس کی حمایت کرتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں کہ صدر بش کے اقدامات کو کامیابی حاصل ہو۔ لیکن اس کے بالمقابل بل کلنٹن کا یہ بھی کہنا ہے کہ وہ عام حالات میں صدر صدام سے گفت و شنید کر کے حالات کو نارمل بنانے کے لئے تیار ہیں۔ اگرچہ صدر صدام کے بیانات بل کلنٹن کے کچھ زیادہ حق میں نہیں ہیں لیکن تجزیہ نگاروں کا کہنا ہے کہ اگر بل کلنٹن کا ذرا بھی جھکاؤ اس بات کی طرف ہو کہ صدر صدام کے ساتھ تعلقات بہتر کر کے خلیج کو نارمل حالات میں لایا جائے تو یقیناً صدر صدام خوشی کے ساتھ بل کلنٹن کے ساتھ گفت و شنید کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے بلکہ لگتا تو یوں ہے کہ صدر صدام اس بات کا انتظار کر رہے ہیں کہ بل کلنٹن کی صدارت کا دور شروع ہو اور وہ اپنی نئی پالیسی بل کلنٹن کے سامنے رکھ کر ان کے ساتھ مفید گفت و شنید کریں۔ یہ بات نہ صرف عراق کے لئے بلکہ خلیج کے سارے علاقے کے لئے اور کہا جا سکتا ہے کہ خلیج کے ارد گرد بھی ان ریاستوں کے لئے جن کا تعلق خلیج سے تو نہیں لیکن خلیج کے قرب و جوار میں ہونے کی وجہ سے وہ ان سے متاثر ضرور ہوتی ہیں۔ کے لئے مفید ثابت ہو گا۔ یہ خطہ ایسا ہے کہ اس میں امن میں خلل پڑنے سے ساری دنیا کا امن خطرے میں پڑ جاتا ہے۔ اس خطے میں عراق اور کویت بھی ہیں اور عرب ریاستیں اور اسرائیل بھی ہے گویا کہ ان سب کے آپس میں اس قسم کے جھگڑے چل رہے ہیں جو ساری دنیا کے امن کو خطرے کا سگنل دے سکتے ہیں۔ پس اس بات کا سامنے آنا کہ بل کلنٹن صدر صدام کے ساتھ گفت و شنید کر کے حالات کو نارمل بنانا چاہتے ہیں نہایت خوش آئند ہے۔

برطانوی اخبارات

اب اس بات کا انکشاف ہوا ہے کہ شہزادہ چارلس اور شہزادی ڈیانا نے اپنے گھریلو ناخوشگوار تعلقات کے اظہار کے لئے بعض اخبارات کی پیٹھ ٹھونکی۔ خود ان کے قریبی دوستوں نے ان کی خبریں اخبارات تک پہنچائیں اور اس طرح اس جلتی پر تیل کا کام کیا۔ ان باتوں سے بعض وزراء بھی واقف تھے اور وزیر اعظم کے علم میں یہ بات تھی کہ اس طرح خبریں پریس تک پہنچائی جا رہی ہیں جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے کہ یہ بات پریس کمپلینٹ کمیشن کے سربراہ لارڈ مک گریگر نے ایک خط میں لارڈ ڈیوڈ کیلکٹ کو تحریر کی ہے جن کا ایک خط عنقریب اخبارات میں شائع ہونے والا ہے جس میں پریس کو اس بات پر تنبیہہ کی گئی ہے کہ وہ نجی باتوں کو بلاوجہ اچھالنے کی کوشش نہ کرے۔ اس خط میں یہ واضح کیا گیا ہے کہ پبلک لائف اور گھریلو زندگی (دونوں میں جو فرق ہے وہ اخبارات کے قارئین کے سامنے نہیں آنا چاہیئے، لارڈ ڈیوڈ کیلکٹ کو حکومت نے یہ ذمہ داری سونپی تھی کہ وہ ایسی سفارشات پیش کریں جن سے اخبارات میں نجی زندگی کے متعلق زیادہ کچھ نہ چھاپا جائے۔ خاص طور پر شاہی خاندان کی زندگی کے متعلق کھوج لگا کر باتیں چھاپنے کو ممنوع قرار دیا جائے۔ لارڈ میک گریگر جن کا لارڈ کیلکٹ کے نام خط پریس کے ہاتھ لگ گیا ہے نے اخبارات کی اس بات پر مذمت کی تھی کہ وہ غلط راہ پر چل پڑے ہیں۔ لیکن بعد میں انہیں بتایا گیا کہ دراصل شہزادہ اور شہزادی دونوں نے اپنا اپنا مطلب نکالنے کے لئے اخباروں کو استعمال کیا تھا۔ اگرچہ یہ خط چھپا تو نہیں لیکن چونکہ ظاہر ہو گیا ہے اس لئے اخبارات نے اس کے خلاف اپنے خیالات کا اظہار شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ یہ حکومت کو اس بات کی ترغیب دلاتا ہے کہ وہ پریس کا گلا گھونٹے اور اس پر اور اس کی آزادی پر پابندیاں لگائے۔ لارڈ کیلکٹ نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ ایک ٹریبونل ہونا چاہیئے جو اخبارات کو جرمانہ کرنے کا حق رکھتا ہو اور انہیں اس بات پر مجبور کر سکتا ہو کہ وہ معافی نامہ چھاپیں۔ اس قسم کا ایک ضابطہ اخلاق جاری ہونا چاہیئے۔

کیمیکل اسلحہ پر پابندی

پاکستان کے وفاقی وزیر برائے ہاؤسنگ سید جاوید ہاشمی نے بتایا ہے کہ پیرس میں منعقد ہونے والی وہ کانفرنس جس میں دنیا کے متعدد ملکوں نے اس معاہدے پر دستخط کئے ہیں کہ کیمیاوی ہتھیار استعمال نہیں کئے جائیں گے کے موقع پر انہوں نے پاکستانی وفد کے لیڈر کی حیثیت سے بہت سے ایسے اقدام تجویز کئے جس سے جوہری توانائی کا کم از کم جنوبی ایشیا میں پھیلاؤ رک سکتا ہے۔ آپ نے کہا ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری مثبت تجاویز کا نیک دلی کے ساتھ ہمارے ہمسائے جواب دیں گے۔ یہی ایک بات ہے جو مستقل طور پر اس علاقے میں امن قائم کر سکتی ہے۔ آپ نے اس سنگ میل ثابت ہونے والی کنونشن کے خاتمے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہ جوہری توانائی کی کمی جنس کے سلسلے میں دو بڑی طاقتوں نے حال ہی میں ایک معاہدے پر دستخط کئے ہیں خاصی تسلی بخش ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ہم علاقائی طور پر بھی ایسے معاہدات کر سکیں گے۔ سید جاوید ہاشمی نے کہا کہ ہم یہ بات کہتے رہے ہیں اور کہتے رہیں گے کہ کیمیاوی ہتھیاروں کا استعمال دنیا کے ہر حصے میں ختم ہونا چاہیئے۔ اور ہمارے اس عزم کا یہ نتیجہ ہے کہ پیرس میں ہونے والی کانفرنس پر پاکستان نے ایک مثبت کردار ادا کیا ہے۔ آپ نے کہا کہ اس میں کیا شک ہے کہ یہ ایک تاریخی موقع تھا۔ ہم سب لوگ اس لئے یہاں جمع ہوئے تھے کہ کیمیاوی ہتھیاروں کا یکسر خاتمہ کر دیا جائے اس کے ساتھ جو تباہی پھیلتی ہے اس سے دنیا کو بچایا جائے۔ اس کنونشن کا آغاز جنیوا میں ۱۹۹۱ء میں ہوا تھا۔ اس وقت بھی پاکستان کا یہی موقف تھا کہ مکمل طور پر کیمیاوی ہتھیار ختم ہونے چاہئیں آپ نے کہا کہ پاکستان نے یہ بھی بھرپور کوشش کی ہے کہ کیمیکل سائنس اور ٹیکنالوجی کو بہتر طریق پر آگے بڑھایا جائے اور اس آگہی کو سب تک پہنچانے کی کوشش کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس کنونشن نے ان باتوں کو بھی پرکھا اور ان سے متاثر ہوئے۔ اگرچہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ تمام ممالک نے ان خطوط پر پوری طرح غور کیا ہے۔ انہوں نے کہا جہاں کہیں خلا رہ گئے ہیں انہیں اس کنونشن کے فیصلوں کی پابندی کرواتے ہوئے دور کر لینے چاہئیں۔ آپ نے اس بات پر اعتماد کا اظہار کیا کہ ان فیصلوں پر پوری طرح نگرانی بھی کی جائے گی۔

دواؤں کی قیمت

پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے پی این اے پنجاب سیکرٹری جنرل ڈاکٹر سعید الٰہی نے اس بات پر کڑی تنقید کی ہے کہ مختلف ممالک کی دواساز کمپنیوں نے جو پاکستان میں دوائیں تیار کرتی ہیں دواؤں کی قیمتیں بڑھا دی ہیں۔ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے عہدے داروں نے گزشتہ روز ایک بیان کے ذریعے وفاقی وزارت صحت کی اس بات پر مذمت کی کہ اس نے مختلف ممالک سے تعلق رکھنے والی دواؤں کی کمپنیوں کو اس بات کی اجازت دی کہ وہ ان کی قیمت میں اضافہ کر سکتی ہیں۔ یہ دوائیں ڈاکٹر استعمال کرواتے ہیں اور ان کی قیمتیں ایسی ہیں کہ عام آدمی کی پہنچ سے باہر ہیں۔ لیکن اب ضروری دواؤں کی قیمتوں میں اضافہ ہو جانے سے ہسپتالوں کے کام پر بھی اثر پڑے گا کیونکہ ہسپتالوں میں زیادہ تر غریب لوگ جاتے ہیں اور انہیں اس بات کی امید ہوتی ہے کہ انہیں پبلک فنڈ سے وہ دوائیں آسانی سے ضرورت کے مطابق مل جاتی ہیں۔ اب جبکہ قیمتیں بڑھا دی گئی ہیں ہسپتال ایسی دواؤں کو خرید بھی نہیں سکیں گے۔ اور اپنے مریضوں کو دے بھی نہیں سکیں گے۔ کم از کم اتنی مقدار میں نہیں خرید سکیں گے کہ آؤٹ ڈور پیشنٹ کو دے سکیں اور اس کا نقصان عوام الناس کو ہو گا۔ بیان میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ مریضوں کی حالت خراب سے خراب تر ہو گی اور لوگوں کی صحت بھی بری طرح متاثر ہو گی۔ پی۔ این۔ اے کے لیڈر نے بیوروکریسی پر الزام لگایا ہے کہ انہوں نے دواساز کمپنیوں کے ساتھ کوئی معاہدہ کر لیا ہے جسے وہ انڈر ہینڈ ڈیل کہتے ہیں۔ تاکہ ان کو دواؤں کی قیمتیں بڑھانے کی اجازت مل جائے۔ ڈاکٹر سعید الٰہی نے وزیر اعظم سے اپیل کی ہے کہ وہ سنجیدگی کے ساتھ اس معاملے پر غور کریں۔ اور مختلف ممالک کی کمپنیاں جو یہاں دواسازی کرتی ہیں ان سے قیمتوں پر کنٹرول قائم کرنے کا وعدہ لیں۔ پی۔ این۔ اے کے پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیکرٹری جنرل نے یہ تجویز بھی پیش کی ہے کہ لوکل صنعت کاروں کو آسان شرائط پر قرضے دیئے جائیں تاکہ وہ زیادہ دواساز کمپنیاں قائم کر سکیں۔ جس قدر زیادہ کمپنیاں ہوں گی اسی قدر قیمتوں کے کم ہونے کا امکان ہے۔ اور چونکہ یہ معاملہ زیادہ تر عوام الناس یا غرباء سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ اس کی طرف خصوصی توجہ دی جائے

شمالی کوریا اور جوہری توانائی

گذشتہ ہفتہ جنوبی کوریا اور جاپان نے تیسری دفعہ شمالی کوریا کے جوہری بم بنانے کی اہلیت کے متعلق غور کیا جنوبی کوریا جاپان اور مغربی ممالک کو یہ خطرہ ہے کہ شمالی کوریا اب ایسے مقام پر پہنچ گیا ہے کہ وہ عنقریب جوہری بم تیار کر لے گا۔ اور یہ بات مشرق کے سارے علاقے کے لئے نقصان دہ ہو گی۔ سیئول کی وزارت خارجہ کے ایک نمائندے نے بتایا کہ ان دو دنوں میں جوہری توانائی کے ماہرین بھی سیاست دانوں کے ساتھ شامل تھے اور انہوں نے اس بات پر بھی غور کیا کہ گذشتہ ایام میں ٹوکیو نے فرانس سے جو دوبارہ پراسس کیا ہوا۔ پلوٹونیم حاصل کیا ہے اس کا استعمال کیا نتائج پیدا کرے گا۔ ایسی پہلی گفتگو جاپان اور جنوبی کوریا کے درمیان ۱۹۹۱ء میں ہوئی تھی۔ وہ اس موقعہ پر بہت سے موضوعات زیر بحث آئے لیکن سب سے اہم معاملہ جس پر غور کیا گیا وہ شمال میں جوہری توانائی کا تھا۔ اسی طرح اس پلوٹونیم کا جو جاپان نے فرانس سے حاصل کی ہے شمالی کوریا اس بات کی بار بار تردید کر چکا ہے کہ وہ جوہری بم بنانے کی اہلیت حاصل کر رہا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس ملک میں اس سلسلے میں جو کچھ ہو رہا وہ پرامن مقاصد کے لئے کیا جا رہا ہے جنوبی کوریا نے جاپان کے پلوٹونیم حاصل کرنے پر بھی خاصا اعتراض کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ جنوبی کوریا اور ہمسایہ ملکوں کے لئے انتہائی خطرے کا باعث ہے۔ کہا جاتا ہے کہ مال بردار جہاز، اٹن پلوٹونیم لے کر ۵ جنوری کو دو ماہ کے سفر کے بعد جاپان پہنچا۔ اس پر ماحولیات کے ماہرین نے اعتراض کیا ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ تو کئی کھیپوں میں سے پہلی کھیپ ہے۔ اور ایک خاص بریڈر ری ایکٹر جو مغربی جاپان میں ہے کے لئے منگوایا جا رہا ہے۔

بھل کے بعد منشیات

پنجاب کے وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ بھل صفائی کا کام مکمل ہونے کے بعد منشیات فروشوں کی طرف بھرپور توجہ دی جائے گی۔ اور ان کا بھی خاتمہ کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم ایک مہم چلا کر منشیات کو بالکل سماج سے ختم کریں گے وہ لوگ جو منشیات کا دھندہ کرتے ہیں۔ وہ قانون کی گرفت سے کسی طرح بھی بچ نہیں سکیں گے اور انہیں ایسی سزائیں دی جائیں گی جنہیں ایک رنگ میں مثالی کہا جا سکے۔

جب غلام حیدر وائیں یہ باتیں کر رہے تھے تو اس وقت منتخب نمائندے بھی موجود تھے۔ سرکاری افسر بھی اور سماج میں سے بہت سے رضاکار بھی۔ آپ نے اس اعتماد کا اظہار کیا کہ وہ محنتی بہادر اور محب وطن نوجوان جنہوں نے بھل صفائی کا مشکل کام سرانجام دیا ہے ان کے لئے یہ بات مشکل نہیں ہو گی کہ منشیات کا دھندہ کرنے والوں کے خلاف مہم چلا کر ان کا خاتمہ کر دیا جائے۔

انڈونیشیا - صدارت

سہارتو اس وقت ان لوگوں میں شامل ہیں جنہوں نے کسی ملک کی سربراہی خاصے لمبے عرصے تک کی ہے۔ اب مارچ میں پھر صدارت کا انتخاب ہونے والا ہے اور پہلے تو خیال یہ تھا کہ حزب اختلاف ان کا ساتھ نہیں دے گی لیکن اب حزب اختلاف نے اعلان کیا ہے کہ وہ انتخابات کو متفقہ بنانے کے لئے سہارتو ہی کو ووٹ دیں گے۔ ہم ریٹائرڈ جنرل سہارتو ہی کو صرف صدارت کے لئے نامزد کریں گے انہوں نے کہا یہ نامزدگی انہیں ۱۹۹۳ء سے ۱۹۹۸ء تک صدارت کے عہدے پر رکھ سکے گی۔ پہلے عام طور پر یہ سمجھا جاتا تھا۔ کہ حزب اختلاف ووٹ نہیں دے گی۔ اگرچہ اس کے باوجود سہارتو نے صدر بن جانا تھا۔ یہ صدارت ان کے پاس ۱۹۶۸ء سے لے کر اب تک ہے۔ اسوقت انہوں نے فوجوں کے ذریعے ملک کو اپنے زیر اثر کیا تھا۔ سرکاری پارٹی گولکر اور یونائیٹڈ ڈویلپمنٹ پارٹی جس کا زیادہ تر مسلمانوں سے تعلق ہے۔ دونوں نے کہا ہے کہ وہ سہارتو ہی کو آئندہ صدارت کے لئے نامزد کریں گے۔ مارچ میں پیپلز مشاورتی اسمبلی جس کے اراکین کی تعداد ایک ہزار ہے صدارت کا انتخاب کرے گی۔ طلباء کے ایک گروپ نے پی۔ڈی۔آئی پارٹی کے دفاتر کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا۔ ان کا مطالبہ یہ تھا کہ یہ پارٹی صدر سہارتو کی بجائے کسی اور کو نامزد کرے کئی اور طلباء کے گروپ ایسے ہیں جنہوں نے گذشتہ ایام میں اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ وہ صدر سہارتو کے علاوہ کسی اور کو منتخب کریں۔ ان کا کہنا ہے کہ صدر سہارتو نے ملک کو سختی کے ساتھ دبایا ہوا ہے۔ سابق صدر سکارنو کا بیٹا GURUH جو پی ڈی آئی کے ممبر ہیں نے گذشتہ ہفتے اپنے آپ کو خود صدارت کے عہدے کے لئے نامزد کیا۔ لیکن پی ڈی آئی کے ارکان نے اس چالیس سالہ شخص کو مسترد کر دیا ہے۔ کیونکہ ان کے خیال میں وہ اپنے باپ کی طرح مقبول نہیں ہو گا۔ تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ سہارتو نے صدر تو بن ہی جانا ہے۔ دیکھنے والی بات تو یہ ہے کہ نائب صدر کون بنتا ہے۔ اس سلسلے میں افواج کے کمانڈر ایک جنرل کا نام لیا جا رہا ہے۔ جو اس سے پہلے سہارتو کے حمایتی تھے۔ یہ نائب صدارت کے لئے سب سے آگے آ گئے ہیں۔

راشدہ نسرین

ایک چھوٹی سی بات

میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتی ہوں کہ وہ آپ سب کو صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور دشمن کے ہر شر سے محفوظ رکھے۔

پچھلے دنوں کامران احمد کا ایک واقعہ کالم (چھوٹی سی بات) میں پڑھا۔ یہ واقعہ پڑھ کر مجھے بھی ایک واقعہ یاد آیا۔ سوچا الفضل میں کالم چھوٹی سی بات میں بھجوا دوں۔ اگر اس واقعہ کو شائع کرنا مناسب سمجھیں تو شائع کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

واقعہ لکھنے سے پہلے تھوڑا سا اپنا تعارف کروا دوں تاکہ واقعہ جلدی سے سمجھ میں آجائے۔ میرا نام راشدہ نسرین ہے میں میٹرک پاس ہوں۔ میرا تعلق ایک ایسے گاؤں سے ہے جہاں کپاس کی فصل کثرت سے ہوتی ہے۔ اور اس کی چنائی میں عورتیں، لڑکیاں سرفہرست ہوتی ہیں۔

واقعہ کچھ اس طرح سے ہے کہ پچھلے سال اکتوبر، نومبر کے مہینے مجھے ہلکا سا بخار ہو گیا۔ دوا کھانے سے وقتی طور پر افاقہ ہو جاتا لیکن مکمل طور پر بخار نہ اترتا۔ اسی بخار کی وجہ سے میں کافی بیمار ہو گئی۔ ابھی میں بیمار ہی تھی کہ ابا جان کو کسی کام کے لئے ربوہ جانا تھا۔ مجھے اچانک یاد آیا کہ کیوں نہ چندہ اور صدقہ وغیرہ دے کر دیکھ لیا جائے اور پھر زندگی کا بھی کیا بھروسہ اس وقت میرے پاس صرف ایک سو دس روپے تھے۔ ایک سو روپیہ میں نے ابا جان کو دے دیا کہ یہ جس طرح سے بھی ہو سکے میرا چندہ ادا کیجئے گا۔ جلدی میں کچھ نہ پتہ چلے کہ کتنا کتنا ادا کرنا ہے بہر حال میں نے دے دیا۔ اور دس روپے میں نے خط کا لفافہ منگوانے کے لئے رکھ لئے تاکہ حضور کو دعا کے لئے خط لکھا جا سکے۔ لیکن بخار کی وجہ سے خط تو میں نہ لکھ سکی خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ صبح کو میں نے چندے کے لئے پیسے دیئے۔ اور شام کو جو میں نے دوا کھائی اس سے میرا بخار مکمل طور پر اتر گیا۔ اسے خدا تعالیٰ کا خاص فضل کہا جا سکتا ہے۔

یہاں پر مجھے (حضور انور) کے وہ الفاظ یاد آ گئے کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اگر آپ ایک روپیہ خرچ کریں تو خدا تعالیٰ اسے دس گنا بڑھا کر واپس لوٹائے گا۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتی ہوں کہ چندہ دیتے وقت میں نے یہ نہیں سوچا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے واپس لوٹائے گا۔ اور وہ بھی دس گنا سے بڑھا کر میں نے ایک سو روپیہ دیا اور خدا تعالیٰ نے مجھے کپاس کی چنائی کے ذریعے بہت جلد بارہ سو روپے دے دیئے پھر میں نے اس میں سے بھی چندہ دیا۔ اگر خدا تعالیٰ مجھ جیسے کمزور بندے کو دس گنا بڑھا کر دیتا ہے تو کیا ہم ایک سال میں دو دفعہ چندہ ادا نہیں کر سکتے۔

یہ خدا تعالیٰ کا مجھ پر بڑا احسان ہے اور اس نے مجھ پر بہت زیادہ فضل کیا میں اگر ساری زندگی بھی اس احسان کا شکریہ ادا کرتی رہوں تو میں اپنے خدا تعالیٰ کے اس ایک احسان کے چوتھے حصے کا بھی شکر ادا نہیں کر سکتی۔

عنوان مضمون نویسی سہ ماہی دوم
"عجز و انکسار" آخری تاریخ ۱۵/ اپریل ۱۹۹۳ء۔
مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس نے کیا کہا

روزنامہ ڈان کے ۲۲ جنوری ۱۹۹۳ء کے شمارے میں نورالدین صاحب منیر کراچی سے اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں کہ مسٹر جگدیش راٹھی نے جداگانہ انتخابات کے سلسلے میں جو کچھ کہا ہے ضرورت ہے کہ اس پر توجہ دی جائے۔ (خط ۹ جنوری) وہ ان جذبات کے اظہار میں اکیلے نہیں ہیں۔ پاکستان میں اقلیتوں کے بہت سے دیگر بہی خواہوں نے ڈان کے کالموں کے ذریعہ ایسے ہی جذبات کا اظہار کیا ہے۔ ان کا کہنا یہ ہے کہ جداگانہ انتخابات اقلیتوں پر ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعے ٹھونسے گئے تھے۔ اور یہ سب کچھ دستورِ پاکستان، مروجہ طریق کار کے خلاف تھا۔ اسی لئے اس پر سنجیدگی کے ساتھ غور کرنے کی ضرورت ہے یہ ایک حقیقت ہے کہ قائداعظم بابائے قوم کی خواہشات کے احترام میں اس ملک میں شروع ہی سے انتخابات مخلوط سسٹم پر کئے جاتے اور ۱۹۷۳ء کے دستور میں بھی انتخابات کا یہی طریقہ کار رکھا گیا تھا جب جنرل ضیاء نے مارشل لاء لگایا اور حکومت اپنے ہاتھ میں لی تو انہوں نے جداگانہ انتخاب کا طریق جاری کیا یہ ان اقدامات میں سے ایک تھا جو انہوں نے قوم کو تقسیم کرنے کے لئے کئے تاکہ وہ اپنے اقتدار کو قائم رکھ سکیں اور اسے طول دے سکیں۔

یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ ایسا کرنا اقلیتوں کے ساتھ ناانصافی کے مترادف تھا وہ مسلمانوں کے ساتھ قوم کے بڑے دھارے میں رہنا چاہتے ہیں تاکہ اپنے سیاسی۔ سماجی مسائل حل کر سکیں۔

مسٹر جگدیش راٹھی اور بہت سے دیگر لکھنے والوں نے مسلسل اس بات پر زور دیا ہے۔

یہ بڑی عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ اقلیتوں پر جداگانہ انتخابات ٹھونسے جائیں جب کہ وہ اسے کسی صورت بھی پسند نہیں کرتے۔ غالباً جمہوریت کی تاریخ میں یہی ایک ایسا واقعہ ہے کہ اقلیتوں کو قوم کے بڑے دھارے سے ان کی مرضی کے خلاف الگ کیا گیا ہے۔ اقلیتوں سے خوفزدہ ہو کر پاکستان کی اکثریت چاہتی ہے کہ اپنے حقوق کو محفوظ کرے کیسی عجیب ہے یہ بات، حقیقت یہ ہے کہ مخلوط انتخابات پاکستان میں جمہوریت کے لئے نہایت مفید ہیں اس سے تمام شہریوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے اور ان کی سماجی اور سیاسی کارکردگی کو باہم دگر ایک دوسرے کے ساتھ ملایا جاتا ہے۔ انہیں اس بات کا موقع دیا جاتا ہے کہ وہ سیاسی معاملات پر غور کریں اور ان کا یہ غور کرنا قوم کی مجموعی حیثیت سے ہوتا ہے۔ اس طرح آپس کی دوستی بڑھتی ہے اور انہیں سب کو ایک متحدہ قوم میں باندھا جاتا ہے۔

میں یہ تو نہیں کہتا کہ ایسا کرنے کے لئے صرف یہی ایک عنصر لازمی ہے اور کہ ایسا عوام الناس کو تعلیم دیئے بغیر کیا جا سکتا ہے اس بات کی یقیناً ضرورت باقی رہتی ہے کہ عوام الناس کو جمہوری اصولوں کے متعلق آگاہی فراہم کی جائے۔ ان میں بھائی چارے کا احساس پیدا کیا جائے لیکن یقیناً یہ بھی ایک ایسا اقدام ہے جو دوسرے اقدامات کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ یہی وہ فوائد ہیں جن کے پیش نظر قائداعظم نے قوم کو اس بات کے متعلق نصیحت کی تھی کہ مخلوط انتخاب ہونے چاہئیں انہوں نے اپنی خواہشات کو واضح طور پر کنسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی میں اپنے ایک خطاب میں ۱۱ر اگست ۱۹۴۷ء کو پیش کیا تھا۔ آپ نے کہا تھا۔ آپ کا مذہب کوئی سا بھی ہو اور اسی طرح آپ کی ذات اور عقیدہ کچھ بھی ہو اس کا سرکار کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ہے میں سمجھتا ہوں ہمیں اس بات کو اپنے سامنے رکھنا چاہیئے اور آپ دیکھیں گے کہ عنقریب ہندو ہندو نہیں رہے گا۔ اور مسلمان مسلمان نہیں رہے گا۔ مذہبی طور پر نہیں بلکہ مقصد یہ ہے کہ ان سب کا مذہب ان کا اپنا ذاتی معاملہ ہوگا لیکن سیاسی طور پر سب کے سب ایک ملک کے شہری ہوں گے۔"

یہ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم قائداعظم کے راستے سے ہٹ گئے۔ ہم اس بات کو بھول جاتے ہیں کہ قائداعظم ہمارے بہت بڑے محسن تھے انہوں نے پاکستان قائم کر کے ہماری قسمت بدل دی خاص طور پر مسلمانوں کی کیونکہ تقسیم سے پہلے ہندوستان میں مسلمانوں کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ آپ نے ہمیں بے شمار مواقع بہم پہنچائے جو پاکستان کی ترقی کے لیے انتہائی ضروری ہیں اور جو پاکستان کو دنیا کی اقوام میں ایک نمایاں مقام دے سکتے ہیں۔ اگر ہم ان کے بتائے ہوئے رہنما اصولوں سے غفلت برتیں گے جو درحقیقت ہمارے ہی فائدے کے لئے ہیں تو ہم یہ ثابت کر دیں گے کہ ہم نہایت ناشکر گذار ہیں۔ ان کی خواہشات کے خلاف اگر ہم ایسی پالیسیاں اختیار کرتے رہیں جو پاکستانیوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دیں اور پاکستان پر غیر اہم ملا لوگوں کو تسلط حاصل کرنے دیں تو آخر کار ملک کو بہت سخت نقصان پہنچے گا۔ آئیے ہم جتنا بھی واویلا کر سکتے ہیں کریں تاکہ مخلوط انتخابات کا سسٹم دوبارہ جاری کیا جائے۔ ہمیں اسی طرح بلند آواز کرنے کی ضرورت ہے۔ جس طرح ہم نے ملا کے پیدا کردہ نظریہ کے مطابق ملک کو شناختی کارڈ کے ذریعے فرقہ واریت سے بچایا ہے۔

واقفین نو کی زیارت مرکز

لاہور سے وقفِ نو میں شامل ننھے بچوں کی زیارتِ مرکز کے لئے آمد

۷۳۔ افراد پر مشتمل واقفین و واقفات نو کا وفد مورخہ ۲۲ر جنوری ۱۹۹۳ء کو سوا سات بجے شام لاہور سے دارالضیافت ربوہ پہنچا۔ وفد کے استقبال کے لئے مکرم مبارک احمد صاحب قمر مربی سلسلہ اور مکرم محمود احمد صاحب باجوہ نمائندگان وکالت وقف نو موجود تھے۔

مکرم ناصر احمد صاحب طاہر مربی سلسلہ نے اس وفد کے لئے پروگرام ترتیب دے کر بفضل اللہ تعالیٰ پایۂ تکمیل کو پہنچایا۔ یہ وفد لاہور کے پانچ حلقوں شمالی چھاؤنی۔ مصطفےٰ آباد۔ دارالذکر۔ محمد نگر اور جنوبی چھاؤنی پر مشتمل تھا۔ اس وفد میں ۲۸ر واقفین اور واقفاتِ نو اور ۴۵ر والدین تھے۔ اس وفد کے امیر مکرم کرنل راجہ محمد اسلم صاحب سیکرٹری وقفِ نو تھے۔

وفد کے قیام و طعام کا دارالضیافت میں اچھا انتظام تھا۔ رات کو کھانے کے بعد وفد نے آرام کیا۔ اگلے روز یعنی ۲۳ر جنوری کو وفد نے ربوہ کی سیر کی۔ نمائش بھی دکھائی گئی جس سے اراکین وفد بہت متاثر ہوئے۔

حضرت سیدہ آپا طاہرہ صدیقہ کے ساتھ بچوں اور ان کی ماؤں نے ملاقات کی اور اس ملاقات کو بہت پسند کیا۔

سوا بارہ بجے سے سوا ایک بجے تک وفد کے ساتھ ایک نشست ہوئی جس میں مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ۔ مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقفِ نو۔ مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب نائب وکیل وقفِ نو۔ مکرم عبدالحلیم شرر صاحب۔ مکرم ناصر احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ اور مکرم امان اللہ امجد صاحب شامل ہوئے۔

بچوں کے والدین اور عہدیداران کو ضروری امور کی طرف نہایت احسن رنگ میں توجہ دلائی گئی۔ بچوں نے اپنی پیاری پیاری معصومانہ آواز میں تلاوت اور نظمیں وغیرہ سنائیں۔ بچوں کو انعامات بھی دیئے گئے۔ اور بچوں میں لڈو بھی تقسیم کئے گئے۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب (سویٹ شاپ والے) نے چوبیس عدد کتب (حکایات شیریں) بچوں کو پیش کیں۔ مکرم مولوی صاحب اپنے وڈیو کیمرے کے ذریعے رضاکارانہ تعاون بھی فرماتے ہیں۔ اللہ جزائے خیر دے۔

دورانِ پروگرام تصاویر لی گئیں اور ویڈیو فلم بھی تیار کی گئی۔ ۲½ بجے بعد دوپہر کھانے کے بعد دارالضیافت سے یہ وفد زیارتِ مرکز کی یادیں لئے واپس لاہور روانہ ہو گیا۔

رپورٹ زیارت مرکز وفد واقفین نو موضع احمد آباد سانگرہ ضلع جھنگ

۱۔ ۴۲ر افراد پر مشتمل واقفین نو کا ایک وفد جس میں ۲۴ر واقفین نو اور ۱۸ر والدین شامل تھے مکرم طارق احمد صاحب سیکرٹری وقفِ نو کی سربراہی میں یکم جنوری بروز جمعۃ المبارک ۱۹۹۳ء صبح دس بجے دارالضیافت ربوہ پہنچا مکرم چوہدری محمد علی صاحب وکیل وقف نو اور مکرم عبدالحلیم شرر صاحب نے وفد سے ملاقات کی۔

۲۔ اسی روز بعد دوپہر ۳ بجے سے ۴:۳۰ بجے تک وفد کے اراکین کو سوئمنگ پول۔ صد سالہ جوبلی۔ نمائش اور بہشتی مقبرہ کی سیر کرائی گئی۔ ویگن کا انتظام تھا جو کہ مکرم سید نذیر احمد شاہ صاحب نے رضاکارانہ طور پر پیش کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

۳۔ شام ۶:۳۰ سے ۷:۳۰ تک حضور انور کا خطبہ جمعہ عورتوں اور مردوں کو علیحدہ علیحدہ طور پر دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں دکھایا گیا۔

۴۔ پروگرام کے مطابق آٹھ بجے سے ساڑھے آٹھ بجے تک مکرم مبارک احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نے والدین کو تربیت اولاد کے بارہ میں نہایت احسن رنگ میں توجہ دلائی۔ چند سوالات کے جوابات دیئے اور بعد میں واقفین میں ٹافیاں تقسیم کی گئیں۔

۵۔ زیارت کے اختتام پر سیکرٹری

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلانِ نکاح

○ مکرم نیاز محمد خان صاحب ابن مکرم انتصار اللہ خان صاحب دارالعلوم غربی ربوہ حال کینیڈا کا نکاح مورخہ ۲۲ جنوری ۹۳ء کو مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ نے دارالذکر لاہور میں ہمراہ محترمہ راشدہ اکمل صاحبہ بنت مکرم ملک کمال الدین اکمل صاحب لاہور بعوض حق مہر ایک لاکھ روپیہ پڑھایا۔

○ مکرم محمود بشیر مرزا صاحب ابن مکرم احمد بشیر مرزا صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کا نکاح ہمراہ محترمہ امۃ القدوس صاحبہ بنت مکرم مبارک احمد باجوہ صاحب محلہ دارالصدر غربی ربوہ سے مبلغ بعوض بیس ہزار روپے حق مہر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المبارک ربوہ میں ۳۱ جولائی ۹۲ء بعد عصر پڑھایا۔

○ محترمہ سعدیہ منہاس صاحبہ بنت مکرم نواز احمد منہاس صاحب اسلام آباد کا نکاح بعوض ۲ لاکھ روپے حق مہر ہمراہ مکرم سہیل اکبر خان صاحب ابن مکرم باقر خاں صاحب لاہور مورخہ ۴ جنوری ۹۳ء کو مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ نے بیت الذکر اسلام آباد میں پڑھا۔

○ محترمہ طیبہ سعید صاحبہ بنت مکرم سعید احمد احمد اعوان صاحب اسلام آباد کا نکاح بعوض ایک لاکھ روپے حق مہر ہمراہ مکرم مظفر محمود ملک صاحب ابن مکرم عبدالرحمن سلیم صاحب (حال مقیم امریکہ) مورخہ ۴ جنوری ۹۳ء کو مکرم نصیر احمد بدر صاحب مربی سلسلہ نے بیت الذکر اسلام آباد میں پڑھا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی

○ مکرم مبشر رؤف صاحب کی شادی ہمراہ محترمہ فرحانہ ناہید صاحبہ بنت مکرم رانا شریف احمد صاحب ڈرگ روڈ کراچی سے قرار پائی ۱۵ دسمبر ۹۲ء کو برات ربوہ سے کراچی گئی اور ۱۸ دسمبر ۹۲ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اس سے اگلے روز واپسی پر مورخہ ۲۰ دسمبر ۹۲ء کو دعوت ولیمہ عمل میں آئی۔ مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب اسلم نے دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ مکرم رانا توقیر احمد صاحب آف راولپنڈی کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰ جنوری ۹۳ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود مکرم رانا منیر احمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کا پوتا اور مکرم عبدالوہاب چوہدری آف لاہور کا نواسہ ہے۔ نومولود کا نام شرجیل احمد وہاب تجویز ہوا ہے۔

○ مکرم رانا توصیف احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ۱۲ جنوری ۹۳ء کو بیٹی سے نوازا ہے جسکا نام "کوشلیا مریم" تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم رانا منیر احمد صاحب کی پوتی ہے۔

○ اللہ تبارک تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مکرم مبشر احمد صاحب اختر قائد مجلس خدام الاحمدیہ ٹوکیو (جاپان) کو مورخہ ۲۴ دسمبر ۹۲ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جسکا نام فاران اختر رکھا گیا۔ نومولود محمد اکبر فانی پنشنر تحریک جدید کا پوتا ہے۔

○ مکرم بشیر احمد احسن صاحب صدر جماعت احمدیہ ہریا مراد وال ضلع گجرات کے بھتیجے اور داماد مکرم محمد رفیع اسلم صاحب کی ناگہانی وفات کے ۲۱ دن کے بعد آپکے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے۔

احباب ان سب بچوں کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا

○ مکرم انتصار اللہ خان صاحب گذشتہ چھ ماہ سے گردے کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔

○ میاں محمد عبداللہ صاحب دارالرحمت غربی ربوہ عرصہ دراز سے صاحب فراش ہیں اور آجکل فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔

○ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم سعید احمد وفا (کارکن دفتر الفضل) کچھ دنوں سے بیمار چلی آرہی ہیں اور کمزوری بہت ہو چکی ہے۔

○ مکرم محمد اشرف صاحب ٹانگ فریکچر ہو جانے کی وجہ سے ربوہ میں علیل ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر میاں عبدالرحمن صاحب راوی روڈ لاہور کے دو پوتے لقمان احمد اور ذیشان احمد بہت بیمار ہیں نیز وہ خود بھی انجائنا کے مرض میں مبتلا ہیں۔

○ عزیزہ نفیسہ بیگم بنت مکرم صوبیدار منور احمد صاحب (ریٹائرڈ) قریباً ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے۔

○ مکرم سید مبشر حسین صاحب خوشنویس بلڈ پریشر اور دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب سابق مینیجر روزنامہ الفضل ایک عرصہ سے اعصابی تکلیف کیوجہ سے بیمار ہیں۔ آج کل انکی تکلیف شدت اختیار کر گئی ہے۔

○ محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم چوہدری فیروز الدین صاحب "انسپکٹر تحریک جدید ربوہ" ربوہ میں علیل ہیں

احباب ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

مکرم میاں محمد عبداللہ صاحب بعمر ۱۱۰ سال مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۹۳ء کو بزرگوال ضلع گجرات میں وفات پا گئے۔ آپ نیک صالح اور متقی بزرگ تھے۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اعلان گمشدگی

○ ایک سلور کلر کور مورخہ ۲۹ جنوری ۹۳ء کو صبح کے وقت ربوہ میں کہیں گم ہو گیا تھا۔ جسمیں کچھ ضروری کاغذات تھے۔ جس دوست کو ملا ہو براہ کرم صدر عمومی صاحب کے دفتر پہنچا دیں۔

ضرورت برائے لیڈی ٹیچرز

○ ہمیں الصادق ماڈرن نرسری کے لئے دو گریجویٹ کوالیفائیڈ ٹیچرز کی فوری ضرورت ہے۔ جو چھوٹے بچوں کے ساتھ تعلیمی مشاغل میں دلچسپی رکھتی ہوں۔ اپنی درخواستیں جلد بھجوائیں۔

منجانب پرنسپل الصادق نرسری
۴/۲۲ دارالرحمت شرقی الف ربوہ

بقیہ: صد ۶

صاحب وقف نو احمد آباد سانگرہ نے اپنے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ان کو اور ان کے وفد کو اس دورہ سے بہت اطمینان حاصل ہوا ہے خاص طور پر حضور انور کا خطبہ سن کر ان کو روحانی خوشی حاصل ہوئی ہے۔

۶ ۔ آخر پر مکرم چوہدری محمد علی صاحب۔ مکرم مبارک احمد قمر صاحب۔ مکرم عبدالحلیم شرر صاحب اور رضاکار مکرم میر محمود احمد صاحب نے دلی دعاؤں کے ساتھ وفد کو الوداع کہا۔

وکیل وقف نو تحریک جدید ربوہ

ایک وقت میں تین کام

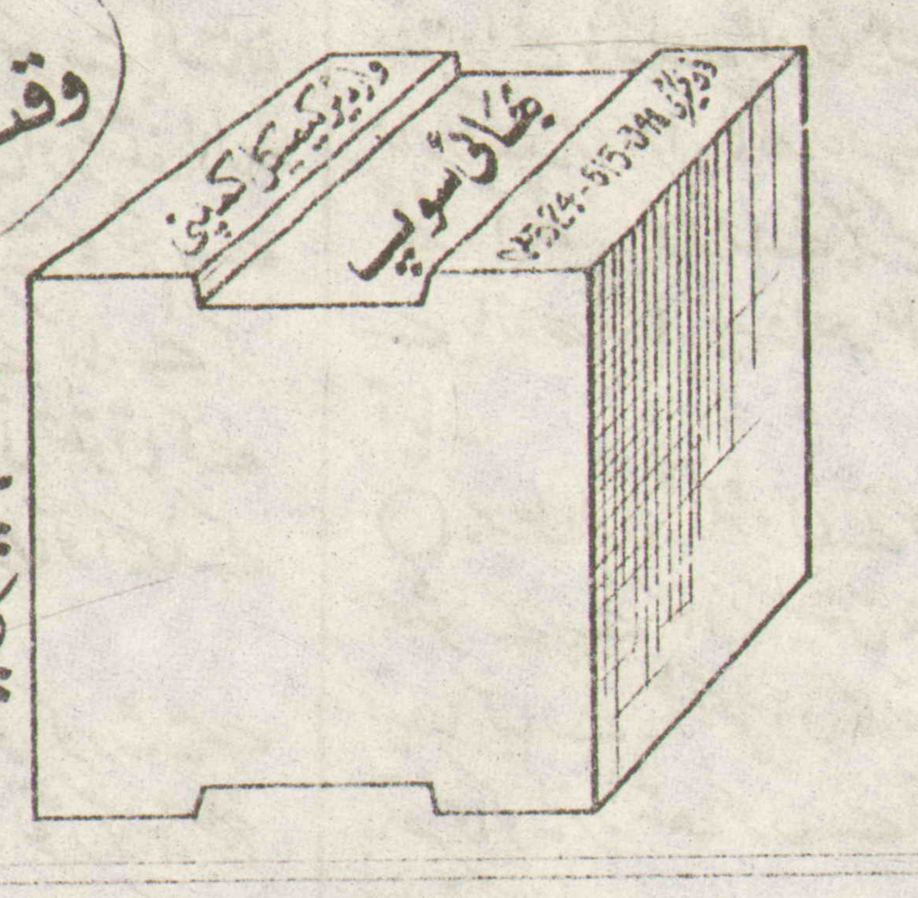

دھوئے بھی
چمکائے بھی
کپڑوں کو مہکائے بھی

WARRIOR رجسٹرڈ بھائی سوپ WARRIOR

وزن میں پورا ◉ معیار میں اعلیٰ

بھائی سوپ جدید اور اعلیٰ اجزا سے تیار ہونے والا صابن جو کپڑوں کو صاف کرنے کیساتھ ساتھ متعدی امراض کے جراثیموں سے بھی پاک کرتا ہے۔
اونی سوتی اور ریشمی کپڑوں کی اعلیٰ دھلائی کے لئے مشہور زمانہ وارئیر کیمیکل کمپنی کا بھائی سوپ استعمال کریں!

وارئیر کیمیکل کمپنی (رجسٹرڈ) پاکستان فیصل آباد

فون نمبر سیل آفس فیصل آباد ۷۱۷۷۶۴ - ۴۷۷۶۴
فیکٹری ۶۱۵ - ۳۴۰ / ۰۴۵۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۳ فروری۔ دھوپ تیز ہوتی جا رہی ہے۔ سردی کم ہو رہی ہے۔

○ وزیر اعظم میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ ملکی معاملات اپوزیشن کے تعاون سے ہی چل سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میری ہمیشہ یہ پالیسی رہی ہے کہ محاذ آرائی کی بجائے اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلوں اسی لئے میں نے مذاکرات کی بار بار دعوت دی ہے ہمیں حزب اختلاف سے مثبت جواب ملنے کی امید ہے۔ انہوں نے ایک انڈونیشی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ پاکستانی معیشت کی ترقی کی شرح ۷، فیصد ہے۔ برآمدات میں ۱۷ فیصد اضافہ ہوا ہے اور زر مبادلہ کے ذخائر ایک ارب ڈالر تک پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ امریکی امداد پر پابندی کے باعث وہ ہتھیار حاصل کرنے کے لئے دوسرے ذرائع کی طرف رجوع کر رہے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ چین سے تعاون پرامن مقاصد کے لئے ہے۔

○ سپریم کورٹ نے حکومت پاکستان اور چاروں صوبائی حکومتوں اور مختلف اداروں میں ایڈہاک تقرریاں روکنے کا حکم دے دیا ہے۔ عدالت عظمیٰ نے کہا ہے کہ یہ بھرتیاں بنیادی انسانی حقوق کی خلاف ورزی ہے۔ بھرتیوں کو آئین کے مطابق بنایا جائے۔

○ عدالت عالیہ لاہور ہائی کورٹ میں بھی ۲۰۶ لیکچراروں کے تقرر کو چیلنج کر دیا گیا ہے۔ درخواست میں کہا گیا ہے کہ یہ تقرر میرٹ پر نہیں ہوا۔ اسامیاں مشتہر نہیں کی گئیں۔

○ وزیر اعظم غیر ملکی دورے سے ۴ فروری کو واپس پہنچیں گے۔

○ ایم کیو ایم نے صدارتی انتخاب میں صدر غلام اسحٰق خان کی حمایت کا فیصلہ کیا ہے۔ آٹھویں ترمیم کی حمایت کا اعلان کیا گیا ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ حالات بہتر ہونے پر الطاف حسین جلد واپس آ جائیں گے۔

○ حیدر آباد میں بعض شرپسند دکانوں پر دستی بم پھینک کر فرار ہو گئے۔ نو سالہ بچی سمیت ۱۴ افراد شدید زخمی ہو گئے۔

○ کور ہیڈ کوارٹرز کراچی میں منگل کے روز اعلیٰ سطح کا ایک اجلاس ہوا جس میں سندھ میں دہشت گردوں اور ڈاکوؤں کے خلاف مہم تیز کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔

○ بھارت نے کراچی میں اپنے قونصل خانے سے ۴۲ افراد کو واپس بلا لیا ہے۔

○ پنجاب بھر میں سپاہ صحابہ کے خلاف اپریشن شروع کر دیا گیا ہے عہدیداروں اور کارکنوں کو بڑی تعداد میں گرفتار کیا جا رہا ہے۔ ہزاروں کارکنوں کو حراست میں لے کر جیلوں میں بند کر دیا گیا ہے۔ ۵ فروری سے شروع ہونے والا "کارواں ناموس صحابہ" سختی سے روکنے کا حکم دے دیا گیا ہے۔ سپاہ صحابہ کے متعدد عہدیدار اور کارکن زیر زمین چلے گئے ہیں۔ گرفتاریوں پر گوجرہ میں ہڑتال ہوئی۔ پیچہ وطنی میں ٹریفک بلاک کر دی گئی۔

○ سپاہ صحابہ کے لیڈر مولانا اعظم طارق نے کہا ہے کہ کارواں ہر صورت ۵ فروری کو روانہ ہو گا۔

○ ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر لاہور کے دفتر واقع ماڈل ٹاؤن میں ڈکیتی کی واردات میں ۱۸ لاکھ روپے لوٹ لئے گئے۔ آٹھ ڈاکوؤں نے چوکیدار کو رسی سے باندھ دیا۔ یہ واقعہ علی الصبح پیش آیا۔

○ برطانوی ڈاکٹروں نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے پتے کا آپریشن نہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ پتھری کو لیزر شعاعوں سے توڑ دیا جائے گا۔

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ سندھ میں حالات مزید خراب ہو جائیں گے۔

○ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ بھارتی حکمران نہرو کے وعدے سے منحرف ہو کر کشمیریوں پر ظلم کر رہے ہیں انہوں نے کشمیر اور بوسنیا میں اقوام متحدہ کی ناکامی کا خاص طور پر ذکر کیا۔

○ وفاقی وزیر داخلہ نے کہا ہے مکمل امن وامان قائم ہونے تک فوج کو سندھ میں رکھا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ کسی بھی مرحلے پر حکومت سے مذاکرات ہوئے تو پوشیدہ نہیں ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آصف زرداری کی ضمانت ہو گئی تو ان کے بیرون ملک سفر پر پابندی نہیں لگائیں گے ان کا نام ایگزٹ کنٹرول لسٹ سے نکال دیا جائے گا۔

○ نامعلوم ملزموں نے پشاور کے بشپ کو اغوا کرتے کے تین روز بعد رہا کر دیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ کوئی تاوان ادا نہیں کیا گیا۔

○ پاکستان سری لنکا کو ہرا کر شارجہ ٹورنامنٹ کے فائنل میں پہنچ گیا ہے۔

○ پی آئی اے کا بوئنگ ۷۳۷ پرندہ ٹکرا جانے کے باعث حادثے کا شکار ہونے سے بال بال بچ گیا۔

○ آسام کی آزادی کے لئے لڑنے والوں کے خلاف بھارتی فوج کے آپریشن شروع کر دیا ہے۔

رہائشی و کاروباری بلڈنگ برائے فروخت

ربوہ کے پُر رونق ماحول میں جامعہ کنٹین کے عین سامنے کالج روڈ پر المعروف "راجہ مارکیٹ" جس میں ۱۰ دکانیں اور ۴ فلیٹس برائے فروخت ہیں۔ ہر دکان کا میٹر بجلی علیحدہ علیحدہ ہے۔ ہر فلیٹ میں پانی، بجلی اور گیس کی سہولت موجود ہے۔

رابطہ:- **راجہ احمد خان**

۲/۳ دار البرکات راجہ مارکیٹ
کالج روڈ - ربوہ
فون:- ۵۷۷ - ۴۵۲۴۔

HOMEO COURSES ہومیوپیتھک کورسز

INTERNATIONAL NAME	قیمت	اردو نام
ASTHMA COURSE	۶۵/-	دمہ کورس
BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-	باڈی بلڈنگ کورس
DIABETES COURSE	۸۰/-	شوگر کورس
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	چھوٹا قد کورس
EYESIGHT COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر کورس
HYPERTENTION COURSE	۱۸۰/-	ہائی بلڈ پریشر کورس
KIDNEY STONE COURSE	۱۸۵/-	پتھری گردہ کورس
LEUCODERMA COURSE	۱۰۰/-	پھلبہری کورس
MYOPIA COURSE	۸۵/-	کمزوری نظر دور کورس
OBESITY COURSE	۱۰۰/-	موٹاپا کورس
PILES COURSE	۴۵/-	بواسیر کورس
STERILITY COURSE	۱۰۰/-	بانجھ پن کورس
T. B. COURSE	۵۰/-	تپدق کورس

ان کے علاوہ ۶۱ کیوریٹو ہومیوپیتھک کورسز کا رسالہ ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر براہ راست منگوا سکتے ہیں

سٹاکسٹ:- **کراچی صدر**: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ۔ **کنری**: بلال میڈیکل سٹور۔ **ملتان**: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین۔ صدر بازار۔ **فیصل آباد**: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار۔ **لاہور**: شیراز میڈیکل سٹور لوہاری والا چوک، کیوریٹو سٹور۔ اچھرہ شاپنگ سنٹر بالمقابل پوسٹ آفس۔ **گوجرانوالہ**: حافظ ہومیو پیتھک سٹور سیالکوٹ روڈ اور ہیڈ برج۔ **سیالکوٹ**: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ۔ **منڈی بہاؤالدین**: اسراری دواخانہ کمیٹی بازار۔ **حویلیاں**: ہومیو ڈاکٹر عبد الرشید تسلیم ڈاکخانہ روڈ حویلیاں۔ **واہ کینٹ**: طیب ہومیو پیتھک کلینک۔ انوار چوک **بہاولپور**: طارق ہومیو میڈیسن کمپنی شاہدرہ بہاولپور۔ **میاں چنوں**: محمد رفیق ہومیو سٹور نشتر روڈ۔ **کوئٹہ**: ہومیو ڈاکٹر منیر الحسن، غلام نبی روڈ۔ **پشاور**: الشفاء ہومیو سٹور سکندر پورہ۔ شعیب کارپوریشن کیمسٹ ہسپتال روڈ۔ **شیخوپورہ**: لاثانی میڈیکل سٹور سرگودھا روڈ۔ **ساہیوال**: ڈاکٹر قیصر محمود۔ میاں ہسپتال ہائی سٹریٹ۔ **راولپنڈی**: جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ۔ ربوہ پاکستان فون ۷۷۱/۶۰۶

پتہ